بدھ
1 جنوری 1996ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 27 | بدھ 10 رمضان 1416ھ، 31 صلح 1375ھش، 31 جنوری 1996ء

خصوصی درخواست دعا

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اپنی اور اپنی بیگم صاحبہ کی صحت کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ "ہم دونوں کی طبیعت چند روز سے خراب چلی آرہی ہے بیگم صاحبہ کو ٹانگ میں شدید درد ہے نیز "شیاٹیکا" کی تکلیف بہت ہے۔ دن رات لیٹے رہنا پڑتا ہے۔" اپنے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ "دو مرتبہ فرش پر گر جانے کی وجہ سے HIPS پر شدید چوٹ آنے کی وجہ سے چلنا پھرنا اور اٹھنا بیٹھنا بھی مشکل ہے۔"

احباب کرام کی خدمت میں ان بابرکت ایام میں ہم دونوں کی جلد کامل صحت کے لئے دعائے خاص کی درخواست ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ خوب یاد رکھو کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ جیسے زمیندار اپنی فصل کی حفاظت کرتا ہے اور اس کے لئے ہر قسم کے دکھ اور تکالیف اٹھاتا ہے۔ اسی طرح پر (صاحب ایمان) کو اس کی حفاظت کے لئے کرنا چاہئے۔ تاکہ دوسرے جہاں میں آرام پاوے۔ اگر اب بے پروائی کرے گا اور وقت کی قدر نہیں کرے گا تو پھر اس کو اس وقت سخت افسوس اور حسرت ہو گی۔ جب اس جہان سے رخصت ہو کر دوسرے عالم میں جانا پڑے گا اور وہاں اس کے لئے بجز دکھ اور درد کے اور کیا ہو گا؟ اس دنیا میں وہ اس دنیا کے ہم و غم میں مبتلا رہا اور اس عالم میں اس ہم و غم کے نتائج ہیں۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 394)

خدا تعالیٰ کی نگاہ میں عزت پانے کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کرنی چاہئیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

انسان کی فطرت میں صاحب عزت اور قابل احترام بننے کا جذبہ تو یقیناً ہے اور یہ جذبہ ہے بھی بہت اچھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اسی غرض کے لئے پیدا کیا ہے کہ وہ معزز بنے لیکن اس کی نگاہ میں کسی اور کی نگاہ میں نہیں۔ اور غلط راہوں پر چلنے سے اللہ تعالیٰ نے بڑی وضاحت سے (کلام الٰہی) میں روکا ہے۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے ناک پر ان کی عزت رہتی ہے۔ ذرا سی بات ہو جائے تو کہتے ہیں کہ جی بے عزتی ہو گئی۔ بے عزتی ہو گئی۔ ایسا شخص بھی عزت کے حقیقی مفہوم کو نہیں سمجھتا اور نہ حقیقی مقام عزت کو اس نے حاصل کیا ہے۔ کیونکہ کسی ایک کے کیا ساری دنیا کے گالیاں دینے سے بھی اس کی بے عزتی نہیں ہوتی جب تک خدا کے فرشتے بھی اس پر لعنت نہ کر رہے ہوں اور اگر وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں عزت دار ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فرشتے اس پر درود بھیج رہے ہیں اور اس کے لئے دعائیں کر رہے ہیں تو ساری دنیا گالیاں دے کیا فرق پڑتا ہے؟ کجا یہ کہ کسی نے ذرا سی بات کی اور لڑنا شروع کر دیا۔ گویا اپنے زور سے اس نے اپنے لئے عزت کا مقام حاصل کرنا ہے۔ اپنے زور سے تو حقیقی عزت کا مقام حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

اس کے مقابلے میں بعض لوگ ایسے ہیں کہ جن کی فطرت مسخ شدہ ہوتی ہے ان کو اس بات کا خیال بھی نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عزت نفس عطا کی ہے اور ایک معزز زندگی ہمیں اس دنیا میں گزارنی چاہئے۔ اس معنی میں جس معنی میں خدا تعالیٰ نے اس لفظ کو استعمال کیا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کی نگاہ میں عزت پانے کے لئے ہمیں ہر قسم کی قربانیاں، ہر قسم کی فدائیت کے نمونے پیش کرنے چاہئیں تاکہ ہم اس کی نگاہ میں معزز ہو جائیں۔ ایسی مسخ شدہ فطرت تو عزت کے معنی سے بھی نا آشنا ہوتی ہے۔ ایک لطیفہ مشہور ہے کہ ایک شخص نے اپنے نوکر کو خوب جوتیاں لگائیں۔ اس نے کہا کہ جناب میرا استعفیٰ!!!! آج آپ مجھے جوتیاں مار رہے ہیں۔ کل میری بے عزتی کر دیں گے۔ میں تو یہاں نہیں رہتا۔ یعنی جوتیاں کھانے سے بھی اس کی عزت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ گویا اسے پتہ نہیں کہ عزت کہتے کسے ہیں اور عزت نفس جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا کی ہے وہ ہے کیا؟ اس قسم کے لوگ بھی دنیا میں ہوتے ہیں۔

(از خطبہ 9۔ فروری 1968ء)

> اگر خدا تعالیٰ مہربان ہو جاوے تو ساری دنیا مہربان ہو جاتی ہے۔
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

> **فساد اس سے شروع ہوتا ہے کہ انسان ظنون فاسدہ اور شکوک سے کام لینا شروع کرے**
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ محترم مولانا سلطان احمد صاحب پیرکوٹی جو پچھلے ماہ شدید بیمار ہو گئے تھے اب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے روبہ صحت ہیں خود چل پھر بھی لیتے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف احباب سے بابرکت ایام میں کامل بحالی صحت کے لئے دعاؤں کی درخواست کرتے ہیں۔

○ محترمہ رضیہ بی بی صاحبہ دارالبرکات ربوہ کو ایک حادثہ میں شدید چوٹیں آئی ہیں جس سے دائیں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ موصوفہ مکرم حسن طاہر بخاری مربی روس کی والدہ ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

ضروری وضاحت

○ مورخہ 29۔ جنوری 96ء کے الفضل میں دی نیوز کے حوالے سے سال 1995ء کے مقدمات کی تفصیل شائع ہوئی ہے۔ اس میں کچھ غلطیاں ہیں۔ سال 1995ء میں کل (11) نئے مقدمات قائم ہوئے جن میں تیس (30) افراد کو ملوث کیا گیا۔ جن میں (6) دوستوں کے خلاف 295/C کے دو مقدمات قائم ہوئے بقیہ افراد کے خلاف 298/C کے تحت (9) نئے مقدمات قائم ہوئے۔

مکرم آغا سیف اللہ صاحب اور مکرم چوہدری محمد ابراہیم کو سال 1994ء کے ایک مقدمہ میں مارچ 95ء میں ملوث کر کے 295/C کا مقدمہ قائم کیا گیا اس طرح سال 1995ء میں کل آٹھ افراد کے خلاف 295/C کے تحت کارروائی کی گئی۔ اس طرح 1995ء کے مقدمات کا گوشوارہ حسب ذیل ہے۔

جو احباب مقدمہ 295/C میں ملوث کئے گئے۔ ان کی تعداد=8

جو احباب 1995ء میں 298/C کے مقدمات میں ملوث کئے گئے ان کی تعداد=24

نوٹ= بقیہ خبر درست ہے۔ جماعت کے خلاف آرڈی نینس 1984ء کے بعد سے 31۔ دسمبر 95ء تک کل 658 مقدمات دائر ہیں جن میں 2467 افراد ملوث کئے گئے ہیں۔ ان میں سے (33) مقدمات 295/C کے تحت دائر ہیں جن میں (137) افراد ملوث کئے گئے ہیں۔

(نظارت امور عامہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

31- صلح 1375 ہش   31 - جنوری 1996ء

بابرکت ایام

کوئی ایک دن اپنی ذات میں کسی دوسرے دن سے امتیاز نہیں رکھتا۔ سب دن ایک جیسے ہیں ایک ہی طرح دن طلوع ہوتا ہے اور ایک ہی طرح سورج کے غروب ہونے سے دن ختم ہو جاتا ہے اگر کسی دن کو کسی دوسرے دن سے امتیاز حاصل ہے یا یوں کہئے کہ وہ اس سے کسی طرح مختلف ہے تو وہ اس طرح کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ کل دھوپ تھی آج بارش ہے' کل تیز ہوا چل رہی تھی آج حبس ہے' کل سردی تھی آج گرمی ہے۔ لیکن یہ ساری باتیں کسی دن کی خصوصیات نہیں ہیں بلکہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ خارجی اثرات ہیں جو دنوں کو ایک دوسرے سے ممتاز کرتے ہیں یعنی ان کی الگ الگ حیثیت بیان کرسکتے ہیں۔ اسی طرح بعض دنوں کو اس لئے خوشی کے ساتھ یاد رکھا جاتا ہے کہ اس دن کوئی بڑی شخصیت پیدا ہوئی ہے۔ یا بعض دنوں کو اس لئے غم کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے کہ ان دنوں میں سے کسی ایک دن کوئی بڑی شخصیت وفات پاگئی۔ غرضیکہ دن بذات خود ایک دوسرے ممتاز حیثیت نہیں رکھتے۔ ماحول اور رونما ہونے والے واقعات انہیں یہ امتیازی حیثیت دیتے ہیں۔ ایک دوسرے سے الگ الگ کیفیت بیان کرنے کے لئے حالات اور واقعات کا ذکر کرنا پڑتا ہے۔ اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ کوئی دن کسی کے لئے اچھا ہو تو ضروری نہیں کہ وہ سب کے لئے اچھا ہو یا کوئی دن کسی کے لئے خراب ہو تو یہ ضروری نہیں کہ سب کے لئے خراب ہو۔ کسی کے لئے ایک دن نہایت بابرکت ہوتا ہے اور دوسرا اسی دن کو اپنے خیال اور اپنے واقعات کے مطابق منحوس کہتا ہے۔ ان باتوں سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ دنوں کو اچھا یا برا بنانے والے دن بذات خود نہیں بلکہ انسان ہیں۔ حالات ہیں۔ واقعات ہیں۔ انسان کی سوچ جس طرح ان حالات و واقعات کے ساتھ منسوب ہو اسی طرح وہ کسی دن کی اہمیت کو سمجھ سکتا ہے۔

جن ایام میں سے آج کل ہم گزر رہے ہیں۔ ان کے متعلق بہت کچھ کہا جاتا ہے۔ بڑی برکت کے دن ہیں۔ لیکن بڑی برکت کے دن ساری دنیا کے لئے نہیں۔ ان لوگوں کے لئے جو خود ان دنوں کو بابرکت بناتے ہیں۔ کئی ایسی باتیں ہیں جو کرنے سے یہ دن بابرکت نہیں ہوتے اور کئی ایسی باتیں ہیں جنہیں اگر کیا جائے اور اخلاص کے ساتھ کیا جائے تو ان دنوں کے ساتھ جو برکتیں منسوب ہیں وہ ہمیں ملنی شروع ہو جاتی ہیں اور ان دنوں کو ہم واقعی بابرکت دن کہنے کے مستحق بن جاتے ہیں۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ان بابرکت دنوں میں وہ تمام باتیں جو ان دنوں کو بابرکت بناتی ہیں ان پر عمل کریں۔ اگر ہم ان پر عمل کریں تو یقیناً یہ دن ہمارے لئے بابرکت ہوں گے۔ اور ہم ان دنوں کو بابرکت کہنے کے مستحق بن جائیں گے۔ لیکن اگر خدانخواستہ وہ باتیں جو ان دنوں کو بابرکت بناتی ہیں ان پر ہم عمل پیرا نہ ہوں تو ہم میں اور ان دوسرے لوگوں میں کوئی فرق نہیں رہے گا جو ان دنوں کو بابرکت نہیں سمجھتے۔ اس لئے کہ وہ تو ان دنوں کو بابرکت نہیں سمجھتے۔ اور ہمارے لئے ان دنوں کو بابرکت سمجھنے کے باوجود یہ دن بابرکت نہیں ہوں گے۔

پس آیئے ہم اس بات پر غور کریں کہ ان دنوں کی کیا خصوصیات ہیں۔ ان دنوں کو کون کون سی باتیں بابرکت بناتی ہیں۔ ان میں سے کون کون سی باتوں پر ہم عمل پیرا ہو رہے ہیں اور کون کون سی باتیں غلطی سے یا تساہل سے ہمارے ہاتھ سے نکلتی جارہی ہیں۔ خدا کرے ہم سب ان باتوں پر غور کرسکیں اور اپنے اعمال سے ان دنوں کو جنہیں بابرکت کہا جاتا ہے واقعی بابرکت بنا دیں۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم خود بھی بابرکت بن جائیں گے اور ان دنوں کو بھی بابرکت کہنے کا ہمیں حق حاصل ہو جائے گا۔ یہ دن نہایت بابرکت ہیں۔ لیکن دن اپنی ذات کی وجہ سے نہیں۔ ہمارے اعمال کی وجہ سے۔ اگر ہم اچھے عمل کریں گے تو یہ دن واقعی بابرکت ہوں گے اور اگر خدانخواستہ ہم اچھے عمل نہیں کریں گے تو یہ دن اوروں کے لئے بے شک بابرکت ہوں ہمارے لئے بابرکت نہیں ہوسکتے۔

پس ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم ان دنوں کو اپنے اعمال سے' اپنے کردار سے واقعی بابرکت بنادیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ملک محمد عبداللہ

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی سلسلہ عالیہ کے نامور مناظر جید عالم اور صاحب کشف دعا گو بزرگ تھے۔ بہت ہی ہمدرد اور محبت کرنے والے انسان تھے۔ جماعت احمدیہ کے معلمین میں آپ ایک منفرد حیثیت کے مالک تھے۔ خاکسار جب 1935ء میں نظارت اصلاح و ارشاد میں مربی منتخب ہوا تو ابتداء میں چند ماہ حضرت مولانا صاحب کے ساتھ بطور ٹریننگ لگایا گیا۔ چند ماہ کی یہ قلیل رفاقت ایسی کارگر ثابت ہوئی کہ زندگی بھر آپ کی شفقت اور مودت میرے شامل حال رہی۔ 1953ء میں جب مجھے ربوہ میں پہلے اسیر راہ مولیٰ کی سعادت حاصل ہوئی تو حضرت مولانا میرے کوارٹر صدر انجمن احمدیہ پر تشریف لائے۔ باہر کے برآمدہ میں کھڑے ہو کر میری اہلیہ کو آواز دی بڑی تسلی دی۔ بچوں کو بہت پیار کیا۔ میری اہلیہ نے کمرہ میں آکر ایک پیالی چائے نوش کرنے کی استدعا کی۔ آپ نے فرمایا اس وقت نہیں ملک صاحب کے آنے پر چائے ضرور پیوں گا۔ ازاں بعد آپ نے برآمدہ ہی میں کھڑے کھڑے لمبی دعا فرمائی جس میں میری بیوی اور بچے بھی شریک ہوئے دعا کے بعد فرمایا مجھے اشارہ ملا ہے کہ ملک صاحب جلد رہا ہو کر آجائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بات پوری فرمائی خاکسار دو ماہ کی نظر بندی کے بعد رہا ہو کر واپس آگیا۔

حضرت مولانا صاحب بہت مستجاب الدعوات تھے۔ اور جماعت کے اکثر احباب آپ سے دعا کی درخواست کرتے رہتے تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا طریق کار تھا کہ جماعت کے بزرگ احباب کو دعا کے لئے تحریر فرماتے رہتے تھے۔ ان میں آپ کا نام ضرور شامل ہوتا تھا۔ ربوہ میں ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ آپ حضرت مولانا صاحب کے مکان کی جانب سے تشریف لا رہے ہیں۔ میں نے سلام کہا تو سلام کا جواب دینے کے بعد فرمایا کہ آپ حضرت مولانا صاحب کے ہاں دعا کے لئے گئے تھے۔

ایسا ہی قادیان کا واقعہ ہے کہ میں اپنے مکان گلی حضرت شیخ یعقوب علی صاحب کے سامنے کھڑا تھا کہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب اپنی کوٹھی سے پیدل تشریف لا رہے تھے مجھے دیکھ کر فرمایا کہ فارغ ہو تو میرے ساتھ آئیں مولانا راجیکی صاحب کے مکان تک جانا ہے۔ وہ آج کل بیمار ہیں ان کی عیادت کر آئیں۔ 1936ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ارشاد کے ماتحت میں دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں بنگلور ریاست میسور بھیجا گیا۔ ریلوے کے اس سفر کے دوران میں سکندر آباد (دکن) کے سٹیشن پر اتر گیا تاکہ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سے ملاقات ہو جائے۔ سیٹھ صاحب انتہائی محبت اور تپاک سے ملے۔ دوسرے دن جب میں نے سفر پر روانگی کی اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا حضرت مولانا راجیکی صاحب حیدر آباد دکن میں مقیم ہیں۔ یہاں سے صرف چند میل کا فاصلہ ہے کیا آپ ان سے نہیں ملیں گے۔ میں نے کہا راستہ میں زیادہ دیر ٹھہرنے سے مرکز سے اجازت لینا ہوگی۔ آپ نے اپنی جیب سے جوابی تار نکال کر مجھے دکھلایا کہ مرکز سے میں نے کل ہی تار دے کر آپ کے یہاں چند دن قیام کی اجازت لے لی ہے۔ میں سیٹھ صاحب کے اس اخلاص اور مرکز سے گہری وابستگی پر حیران رہ گیا۔

اسی دن شام کو ہم حیدر آباد دکن حضرت مولانا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مجھے دیکھ کر آپ بہت خوش ہوئے معانقہ کا شرف حاصل ہوا اور پھر قادیان کے حالات دریافت فرماتے رہے۔ جب آپ کو معلوم ہوا کہ میں ریاست میسور دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں جا رہا ہوں تو اس عاجز کے لئے خاص دعا فرمائی۔ جس میں حضرت سیٹھ عبداللہ' الہ دین صاحب شریک تھے۔ دوسرے دن الوداع ہوتے وقت آپ نے مجھے چاندی کا ایک روپیہ عطا فرمایا۔ محبت اور شفقت کا کیسا پیارا اظہار تھا۔ (اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے)

(یہ مضمون مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب کی کتاب "میری یادیں" سے لیا گیا ہے)

حضرت بانی سلسلہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

انسان کا فرض ہے کہ اس میں نیکی کی طلب صادق ہو۔ اور وہ اپنے مقصد زندگی کو سمجھے۔ (کلام الٰہی) میں انسان کی زندگی کا مقصد یہ بتایا گیا ہے (۔) یعنی جن اور انسان کو اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔ جب انسان کی پیدائش کی علت غائی یہی ہے تو پھر چاہیے کہ خدا کو شناخت کرے جب کہ انسان کی پیدائش کی علت غائی یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی عبادت کرے اور عبادت کے لئے اول معرفت کا ہونا ضروری ہے جب سچی معرفت ہو جاوے تب وہ اس کی خلاف مرضی کو ترک کرتا اور سچا فرمانبردار ہو جاتا ہے۔ جب تک سچا علم پیدا نہ ہو کوئی مفید نتیجہ نہیں پیدا ہوتا۔ دیکھو جن چیزوں کے نقصان کو انسان یقینی سمجھتا ہے ان سے بچتا ہے۔ مثلاً سم الفار ہے جانتا ہے کہ یہ زہر ہے اس لئے اس کو استعمال کرنے کے لئے جرأت اور دلیری نہیں کرتا کیونکہ جانتا ہے اس کا کھانا موت کے منہ میں جانا ہے ایسا ہی کسی زہریلے سانپ کے بل میں ہاتھ نہیں ڈالتا۔ یا طاعون والے گھر میں نہیں ٹھہرتا۔ اگرچہ جانتا ہے کہ جو کچھ ہونا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے منشاء سے ہوتا ہے۔ تاہم وہ ایسے مقامات میں جانے سے ڈرتا ہے اب سوال یہ ہے پھر گناہ سے کیوں نہیں ڈرتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ... ... اقبال احمد نجم مربی سلسلہ

حضرت چوہدری محمد انور حسین صاحب

حضرت چوہدری انور حسین صاحب امیر ضلع شیخوپورہ 22- دسمبر کو اپنے مولا کو پیارے ہو گئے- چوہدری صاحب نے ایک مثالی زندگی گزاری اور تین آئمہ جماعت احمدیہ کی یکے بعد دیگرے خوشنودی حاصل کی اور بعد پارٹیشن تا وفات امارت کے عہدہ پر رہے- آپ کی کامیاب زندگی پر رشک آتا ہے-

میں جب ربوہ میں طالب علم تھا تو مشاورت میں ڈیوٹی لگوایا کرتا تھا اور اس طرح مشاورت بھی سنا کرتا تھا- اور لمبا عرصہ یہ سعادت ملتی رہی نمائندگان شوریٰ جن کی گفتگو سے میں اوائل عمر سے ہی متاثر تھا ان میں ایک چوہدری انور حسین صاحب بھی تھے- کئی بار خواہش بھی پیدا ہوتی کہ اس فدائی کے قریب ہونے کا موقع ملے! 1977ء میں جب سپین سے واپس آیا تو میری تقرری مربی ضلع شیخوپورہ کے طور پر ہوئی اور میری دیرینہ خواہش بھی پوری ہو گئی آپ کو بہت قریب سے دیکھا بلکہ روزانہ میل ملاپ رہا اس طرح آپ کی شفقتوں اور محبتوں اور آپ کی مجالس کی افادیت کا گواہ بن گیا-

آپ لطیف احساسات کے مالک تھے طبیعت میں سادگی اور بے تکلفی کے علاوہ شائستگی اور فراست تھی- جو شخص آپ سے ایک بار مل لیتا تھا اسے آپ اپنا گرویدہ بنا لیتے تھے اور اسے بار بار آپ سے ملنے کی خواہش ہوتی تھی- آپ بڑے مہمان نواز بھی تھے اور دوست نواز بھی تھے- اور آپ کے تعلقات اور دوستیاں جا بجا پھیلی پڑی تھیں- ہر ایک سے ایسا تعلق رکھتے کہ ہر ایک یہی سمجھنے لگتا کہ بس چوہدری صاحب تو مجھے ہی چاہتے ہیں- ہر ایک کی غمی خوشی میں بنفس نفیس شریک ہوتے- جماعتی کاموں کی تو آپ کو ایک لگن تھی آپ کی روح کی یہ غذا تھی- کوئی دن ہی خالی جاتا جس دن ضلع کے کسی نہ کسی علاقے کا دورہ نہ کرتے- کچہری میں بھی ضرورت مندوں اور مشورہ لینے والوں اور ضلع کے جماعتی کارکنوں کا آنا جانا لگا رہتا اور آپ ہر ایک کو مل کر انتہائی طور پر خوش ہوتے- نہ کسی کو آپ خود مل کر گھٹن یا بوریت محسوس کرتے نہ کوئی ملنے والا ہی آپ کی مجلس میں کسی قسم کی بوریت یا گھٹن محسوس کرتا طبیعت میں نکتہ سنجی تھی- حاضر جواب اور حاضر دماغ تھے- آپ کی مصاحبت میں مسرت حاصل ہوتی تھی- کم گو تھے مگر تربیت کا خاص ملکہ حاصل تھا حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے بعض غیر ملکی دوروں میں ساتھ رہے- جب بھی واپس لوٹتے ایمان افروز واقعات کی داستانیں آپ سنا سنا کر دوستوں کی روحوں کو یوں گرما دیتے کہ خدمت دین کے لئے ان میں ایک جوش پیدا ہو جاتا- ضلع میں بے شمار احباب میں خدمت دین کی صلاحیت پیدا کی- اور انہیں جماعت کا فدائی بنا دیا تقریباً روزانہ ہی کچہری سے آکر ضلع کے قائد- مربی زعیم انصار اللہ کو ساتھ لے کر دورے پر نکل جاتے اور رات کو 10-11 بجے لوٹتے- فون کے ذریعہ جماعتوں کے صدر صاحبان کو آگاہ کر دیا جاتا تھا انہوں نے علاقے کے لوگوں کو اکٹھا کیا ہوا ہوتا تھا- دعوت الی اللہ کرتے اور کرواتے تھے- ان کے دل میں امام جماعت سے ملنے کا شوق اور زیارت مرکز کا شوق پیدا کر دیتے آپ کی ہفتہ بھر کی محنت اور کوشش کا پھل جمعرات کو مرکز میں اکٹھا ہوتا ہے- چھ مربی اس وقت ملے ہوئے تھے سب آپ کی محنتوں کی فصل کاٹ کر جمعرات کو ربوہ لے آتے تھے- 500/600 افراد تک ہو جاتے تھے جن میں نصف کے قریب مہمان ہوتے تھے اور ہر ہفتہ 100/50 شامل ہونے والوں کی تعداد ہوتی تھی- ان دنوں میں ہزاروں لوگ ہمارے ساتھ شامل ہوئے- آپ کی انتھک محنت اور آپ کی فراست سے پُر کوشش ہی تھی کہ جس کی وجہ سے آج بھی ضلع شیخوپورہ کے گاؤں گاؤں قریہ قریہ میں احمدیت کا ایک خاص مقام ہے اپنے پرایوں کے دلوں میں ایک احترام ہے- ہر طبقہ کے لوگوں سے آپ کا سلوک اور آپ کا پیار تھا اور سب کے دلوں میں آپ کا بھی احترام تھا آپ بلائیں اور کوئی نہ آئے یہ ناممکن تھا آپ نے جب کسی کو بلایا وہ سر کے بل چل کر آیا- صبح کی سیر کمپنی باغ شیخوپورہ میں فرماتے تھے- اور شہر کے وکیل یا دیگر سرکردہ اشخاص میں سے ساتھ کوئی ہوتا تھا حالات حاضرہ پر خوب گفتگو فرماتے- جہانبانی کے آداب خوب جانتے تھے- سیاست ملکی اور سیاست عالمی پر نظر رکھتے تھے- ہر قسم کی کتب کا اپ ٹو ڈیٹ مطالعہ رکھتے تھے- صائب الرائے تھے- دو ٹوک رائے دیتے تھے- مگر جہاں امام جماعت احمدیہ کا فیصلہ یا ارشاد سامنے آگیا اس کی اطاعت میں دل و جان سے ہمہ وقت مصروف ہو جاتے تھے- امامت پر آپ یوں فدا رہتے تھے جیسے پروانہ شمع پر فدا ہوتا ہے- نو واردین مرکز کو لے جانے کے لئے ضلع کے مخیر احباب کو بھی تحریص دلاتے اور خود بھی دل کھول کر خرچ کرتے انفاق فی سبیل اللہ کے انداز خوب جانتے تھے- اور ایسا کرتے ہوئے دلی بشاشت اور روحانی مسرت محسوس کرتے تھے- خدام احمدیت کی بہت قدر کرتے ان سے پیار کرتے واقفین زندگی چاہے عمر میں بہت چھوٹا بھی ہوتا اس کا احترام کرتے اٹھ کر ملتے سینے سے لگاتے-

خاندان بانی جماعت احمدیہ کے ایک ایک فرد پر فدا تھے- بہت زیادہ وارفتگی تھی ان کے لئے- ان کی خدمت کرنا اپنی سعادت عظمیٰ خیال فرماتے تھے- آپ نے اپنے ضلع سے دعوت الی اللہ کا ایسا سلسلہ چلایا تھا کہ دیکھتے ہی دیکھتے دوسرے ضلعے بھی اس رنگ میں رنگین ہونے لگے- ان دنوں واردین کے ساتھ بہت سے خارق عادت واقعات بھی ہوئے جو ضلع میں بکھرے پڑے ہیں- اور ہمارے ساتھ ان کی شمولیت ان جیتے جاگتے واقعات کی مرہون منت تھی- 1977ء کے بعد سے آج تک میرا تو شیخوپورہ کے ساتھ مستقل تعلق ہو گیا تھا آتے جاتے عیدوں پر غیر ملکی دعوت الی اللہ کے بعد واپسی پر آپ سے ملاقاتیں ہوتیں آپ ایک سمندر تھے ایک قدر شناس بزرگ تھے- طلیق الوجہ تھے- تیز رفتار تھے- سپین میں البشارت بیت کے سنگ بنیاد کے واقعات سناتے خاص طور پر جب میں مجلس میں ہوتا اور خوب لطف لیتے-

ایک چھوٹا سا واقعہ کبھی نہیں بھولتا- جس سے آپ کی شخصیت اور آپ کے محبت بھرے سلوک کا علم ہوتا ہے اور اس طرح کے واقعات سب کے ساتھ ہی ہوتے ہوں گے- برازیل سے تین ماہ کی رخصت پر آیا شیخوپورہ میں قیام تھا اور تین ماہ کے بعد گوائٹے مالا جانا تھا- میں سوچ ہی رہا تھا کہ چوہدری صاحب کو ملنے جاؤں- مجھ سے پہلے ہی عصر کے قریب تشریف لائے اور ہاتھ میں ایک خوبصورت ڈبہ تھا میں سمجھا مٹھائی ہے میں نے عرض کی کہ چوہدری صاحب آپ نے کیوں تکلیف فرمائی میں خود حاضر ہونے والا تھا- فرمانے لگے- مجھے آپ کی آمد پر بہت خوشی ہوئی میں یہ اپنے فارم کا خاص تحفہ آپ کے لئے لایا ہوں- کھول کر دیکھا تو بہت لمبے لمبے موٹے موٹے شیریں شہتوت تھے جو آپ خاص میرے لئے لائے تھے- سچ پوچھیں تو چوہدری صاحب ان شہتوتوں سے بھی زیادہ میٹھے تھے- اب وہ ہم میں نہیں رہے مگر ان کی باتیں ہمیشہ یاد آتی رہیں گی- اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انہیں ہمیشہ اپنے پیاروں کے اور اپنے قرب میں رکھے اور کروٹ کروٹ ان کی روح کو سکون نصیب کرے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے- اور ضلع میں جو آپ کے جانے کے بعد خلا پیدا ہو گیا ہے اسے اپنے فضل سے پورا فرمائے-

کچھ یادیں

مکرم ملک حبیب الرحمان صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز سرگودھا ڈویژن لکھتے ہیں-

34-1932ء کا ذکر ہے میں ان دنوں جام پور ضلع ڈیرہ غازی خان کا ٹیچر تھا- میرے ایک معزز غیر از جماعت دوست جو خاندان سادات سے تعلق رکھتے ہیں ان پر محکمہ کوآپریٹو بینک کی طرف سے غبن کا ایک مقدمہ بنا دیا گیا- سٹی مجسٹریٹ نے انہیں ڈیڑھ سال قید بامشقت اور تقریباً دو ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی یہ خاندان نہایت معزز تھا اور اس وقت گردش میں تھا- مجھے اور میری طرح دوسرے بہت سے لوگوں کو دکھ ہوا اور میں نے ان کی امداد کا پورا ارادہ کر لیا- چنانچہ وہ صاحب میرے ہمراہ قادیان آئے اور ہم اپنے والد صاحب حضرت حافظ نبی بخش صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کو ساتھ لے کر حضرت امام جماعت الثانی کے پاس حاضر ہوئے- دعا کے لئے درخواست کی اور عرض کیا کہ اگر محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو ارشاد فرمائیں کہ سیشن کورٹ ڈیرہ غازی خان میں ان کی طرف سے پیش ہوں تو آپ کا اس خاندان پر احسان عظیم ہو گا- اور یہ خاندان ہمیشہ کی ذلت اور نکبت سے بچ جائے گا- اس پر آپ نے فوراً پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو حکم دیا کہ وہ چوہدری صاحب کی خدمت میں لکھ دیں کہ ان کے مقدمے کی پیروی کی جائے- یہ ماہ فروری 1934 کی بات ہے- اپریل 1934 سے مکرم چوہدری صاحب سر فضل حسین صاحب کی جگہ وائسرائے کی کونسل میں مقرر ہو چکے تھے- ان ایام میں ان کا ڈیرہ غازی خان سیشن کورٹ میں جانا امر محال تھا- لیکن حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت جناب چوہدری صاحب وہاں تشریف لے گئے اور سیشن جج نے انہیں دونوں سزاؤں سے بری کر دیا اور اس طرح ایک معزز سادات خاندان اس ذلت سے محفوظ ہو گیا-

39-1938ء کی بات ہے کہ مجھے ہر ماہ معدہ میں درد کا شدید دورہ ہونا شروع ہوا- بہت علاج کئے لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا اور میں بالکل لاچار ہو گیا- آخر تنگ آکر میں امرتسر میڈیکل ہسپتال میں داخل ہو گیا- مختلف اقسام کے ٹیسٹ کئے جانے کے بعد ڈاکٹروں نے فیصلہ دیا کہ مجھے اپنڈے سائٹس ہے اور پتے میں پتھری بھی ہے- لہٰذا دونوں اپریشن ہوں گے- جس سے میں سخت گھبرا گیا- اور واپس آکر ہسپتال سے نکل کر سیدھا قادیان پہنچا- اور اپنے آقا سے تمام حالات عرض کئے- آپ نے ازراہ شفقت فرمایا کہ آپ کو اپنڈے سائٹس قطعاً نہیں ہے- ہاں پتے میں پتھری ہو سکتی ہے- میں دعا کروں گا- اس پر میں مطمئن ہو کر واپس اپنی ڈیوٹی پر چلا گیا اور معمولی دیسی یا ہومیو پیتھک علاج شروع کیا- خدا تعالیٰ کے فضل سے تین ماہ کے اندر مجھے کافی افاقہ ہوا- اور کچھ عرصہ کے بعد بیماری کا نام و نشان نہ رہا- اور باوجود سخت بد پرہیزی کے آج تک یہ تکلیف دوبارہ نہیں ہوئی- یہ سب حضرت صاحب کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ کا فضل تھا- ورنہ یہ دوائیں تو میں پہلے بھی ایک عرصہ تک کرتا رہا تھا-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہدایت اللہ ہادی ٹورانٹو کینیڈا

کمپیوٹر کے متعلق

اللہ تعالیٰ کلام الٰہی میں فرماتا ہے۔

واذالصحف نشرت یعنی جب کتابیں پھیلا دی جائیں گی۔ کلام الٰہی کی یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جس کا تعلق آخری زمانہ سے ہے۔

ان جملہ ذرائع ابلاغ میں سے ایک ذریعہ کمپیوٹر ہے۔ جس کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنا کہ انسان خود۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ انسان نے ابتدائے آفرینش سے ہی سوچنا اور یاد رکھنا شروع کر دیا تھا۔ اور دنیا میں شائد ہی کوئی ایسا انسان ہو جو سوچتا' سمجھتا اور چیزوں کو یاد نہ رکھتا ہو۔ یہ دماغی قوتوں' طاقتوں اور استعدادوں کا ہی کمال ہے کہ آج انسان اپنے مشاہدے' تجربے' سوچ اور فکر سے ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ دماغی قوتوں کے اسی یادداشت کے عمل کو سمیٹنے' سنبھالنے اور ترتیب دینے کے لئے کمپیوٹر ایجاد کیا گیا۔ اور پھر رفتہ رفتہ بہت بڑے کمپیوٹر Main Frame درمیانے کمپیوٹر Micro Computer اور چھوٹے کمپیوٹر Mini Computer جسے Personal Computer بھی کہتے ہیں' معرض وجود میں آئے۔ اور اب اس کی ضخامت اور حجم کو نہ صرف کم سے کم کیا جا رہا ہے بلکہ اس کی طاقت' قوت اور تیزی میں بدستور اضافہ ہو رہا ہے۔

آج کل کمپیوٹر زندگی کے ہر شعبے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اور ذرائع ابلاغ کے لئے اسے بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔ نشرواشاعت' تالیف و تصنیف' تلخیص و تراجم' تزئین و زیبائش وغیرہ میں کمپیوٹر بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

کمپیوٹر کے ذریعہ تراجم کسی بھی اظہار خیال کے لئے الفاظ بہترین آلہ کار ہوتے ہیں۔ اور مختلف تہذیب و تمدن اور کلچر کی وجہ سے دنیا میں بے شمار زبانیں معرض وجود میں آئیں۔ جس کی وجہ سے نہ صرف لسانیات کو بلکہ ادب کو بھی فروغ حاصل ہوا اور مختلف قوموں کے تہذیب و تمدن کے باہمی میل جول سے ادب' صحافت اور ثقافت میں نت نئے رجحانات پیدا ہوئے۔ جس کی وجہ سے ذرائع ابلاغ میں ترجمے کی اہمیت اور افادیت کو تسلیم کیا جانے لگا۔

چنانچہ جو شخص بھی ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کرتا ہے وہ اس بات کو مد نظر رکھتا ہے کہ جس زبان میں ترجمہ کیا جائے اس میں اصل معانی' مطالب' تاثر اور زور بیان مفقود نہ ہو' کیونکہ الفاظ ہی وہ ذریعہ ہوتے ہیں جن کی مدد سے مترجم کسی متن کے مفہوم اس کے تاثر اور زور بیان کو دوسری زبان میں منتقل کرتا ہے۔

اگرچہ ایک لفظ کے متعدد معانی ہو سکتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ مترجم کو پوری طرح سے علم ہو کہ کس موقع پر کونسا لفظ صحیح' درست اور مناسب مفہوم ادا کرتا ہے۔

بلا مبالغہ ترجمہ ایک فن ہے لیکن جدید ٹیکنالوجی کی روزافزوں ترقی نے نہ صرف ترجمے کے مسائل پر قابو پانے کی کوشش کی ہے بلکہ مختلف زبانوں کے رسم الخط پر دسترس حاصل کر لی ہے۔ جیسے روسی' چینی' بنگالی' ہندی' گورمکھی' عربی' اردو وغیرہ۔ اور کمپیوٹر کے ایسے پروگرام تیار کئے گئے ہیں جو مختلف رسم الخط میں لکھ سکتے ہیں اور مختلف زبانوں میں ترجمہ کر سکتے ہیں۔ جہاں تک ترجمے کا تعلق ہے اگرچہ ایسے پروگرام' Software خود بخود ترجمہ تو پیش نہیں کر سکتے۔ البتہ ان کی مدد سے تراجم میں آسانی ضرور پیدا ہو گئی ہے جس کے متعدد فوائد ہیں۔

امریکہ کی ریاست ورجینیا کے ایک شہر Fairfax کی ایک مشہور کمپنی Globalink نے ترجمہ کے پروگرام بنانے میں غیر معمولی مہارت حاصل کی ہے۔ ان کے ہاں سے فرانسیسی' جرمن' اٹالین اور سپینش ترجموں کے پروگرام مناسب قیمت پر ملتے ہیں۔ یہ پروگرام Macintosh اور Windows کمپیوٹر سسٹم کے Versions میں دستیاب ہیں۔ یہ تمام پروگرام دونوں طرح سے استعمال ہو سکتے ہیں یعنی انگریزی سے فرانسیسی' جرمن' اٹالین اور سپینش زبانوں میں یا ان چاروں زبانوں سے انگریزی میں ترجمہ پیش کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں۔

اٹالین اور سپینش کے ماہرین نے ان پروگراموں کا جائزہ لینے کے بعد اس رائے کا برملا اظہار کیا ہے کہ Globalink نے اس پروگرام کی کارکردگی میں کسی قسم کی مبالغہ آرائی سے کام نہیں لیا۔ بلکہ ان کا دعویٰ ترجمے کے معیار اور اسلوب کے بارے میں درست ہے اور ان تراجم میں تاثر اور زور بیان بھی پایا جاتا ہے۔ جن لوگوں کو جتنا زیادہ ان زبانوں پر عبور حاصل ہو گا وہ اتنا ہی زیادہ ان پروگراموں سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ براہ راست ترجمہ کرنے سے جو نتیجہ سامنے آتا ہے وہ عموماً مکمل اور اتم نہیں ہوتا۔ لیکن اس پروگرام سے ایک ابتدائی خاکہ سامنے آجاتا ہے جو بہرحال براہ راست ترجمہ سے بہت بہتر' خوبصورت اور معیاری ہوتا ہے۔ اس پروگرام کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں ایک جامع' مبسوط اور مستند لغت موجود ہے۔ اور اس کی مدد سے ان ترجموں میں ترمیم واضافہ کیا جا سکتا ہے۔

وہ الفاظ یا جملے جنہیں بسااوقات مترجم صحیح طور پر استعمال نہیں کر پاتا اس لغت کی مدد سے مناسب اور صحیح الفاظ کا انتخاب کر سکتا ہے۔ اور ترجمے کو بہتر' خوبصورت' معیاری اور پرزور بنایا جا سکتا ہے۔ جن اداروں کو دوسرے ممالک سے غیر ترجمہ شدہ عبارتیں یا متن ملتے ہیں وہ اسے کمپیوٹر میں فیڈ کرنے کے بعد کم سے کم وقت میں ایک عمومی جائزہ لے سکتے ہیں کہ یہ خط وکتابت یا متن کس ضمن میں ہے۔ جو براہ راست ترجمہ سے بہت بہتر اور خوبصورت ہوتا ہے۔

تاہم ان پروگراموں نے ترجمے کے مسائل پر قابو پانے کا چیلنج قبول کیا ہے۔ اور یہ کمپنی دنیا کی دیگر مقبول اور معروف زبانوں میں مزید پروگرام بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ ان پروگراموں کی مدد سے تالیف و تصنیف اور تلخیص و تراجم کرنے میں بہت مدد ملے گی۔ بسااوقات مستند ترجمے کے فقدان کی وجہ سے بعض اشاعتوں میں تاخیر ہو جاتی ہے' وہ اب دور ہو جائے گی۔ اور نشرواشاعت کی دنیا میں ایک عظیم انقلاب رونما ہو گا۔

چلتا پھرتا ننھا کمپیوٹر جس طرح اچھی منصوبہ بندی سے محدود وسائل و ذرائع سے زیادہ سے زیادہ مقاصد کے حصول کی کوشش کی جاتی ہے بالکل اسی طرح چھوٹے سے چھوٹے کمپیوٹر سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کا رجحان دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ اس لئے کمپیوٹر بنانے والے اس کے حجم اور وزن کو کم کرنے پر بہت زور دے رہے ہیں۔ چنانچہ بہت چھوٹے حجم یعنی بمشکل 10 انچ لمبے اور 8 انچ چوڑے اور 2 انچ اونچے کمپیوٹر بڑی تیزی سے بنائے جا رہے ہیں۔ اور ان کی سکرین جس پر ہدایات اور تصاویر وغیرہ دکھائی جاتی ہیں عام ٹیلی ویژن کی سکرین کی بجائے Liquid Crystal کی بنی ہوتی ہے۔ لیکن اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ یہ کمپیوٹر طاقت کے لحاظ سے کسی میز پر پڑے ہوئے کمپیوٹر PC سے کم ہیں۔ بلکہ ان کی طاقت' قوت اور رفتار پہلے سے بھی زیادہ تیز ہے۔ ان کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ چارج کی جانے والی بیٹری سے بھی چل سکتے ہیں۔ گویا آپ اسے دوران سفر' اپنے گھر یا لائبریری کی کسی چھوٹی سی میز پر رکھ کر استعمال کر سکتے ہیں۔

آج کل ان کمپیوٹرز میں مختلف النوع ذرائع و وسائل Multimedia کی تمام خصوصیات شامل کر دی گئی ہیں۔ Compactdisc نے ضخیم کتابوں کو اپنے اندر سمو لیا ہے اور ان کے اشارے index کی مدد سے معلومات کے بیش بہا ذخائر سے استفادہ کیا جا سکتا ہے بلکہ اسے پرنٹ بھی کر سکتے ہیں۔ آجکل ترقی یافتہ دنیا جگہ کی تنگی کے مسائل سے دوچار ہے یعنی کتب اور رسائل کا ایک کثیر انبار ہے جس کو رکھنے کے لئے لائبریریوں میں جگہ نہیں ہے۔ اس ننھی منھی ڈسک اور Catridge نے اس گھمبیر مسئلے کو حل کر دیا ہے۔ چنانچہ آپ ان کمپیوٹر کو بیک وقت ٹیلی ویژن کی طرح کی فلم دیکھنے' خط وکتابت کرنے' تصاویر بنانے' Graphic اور معلومات حاصل کرنے Databases کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک مزید پرزہ Pcmcia ڈالنے کے بعد آپ اسے فیکس بھجوانے یا دنیا میں کسی بھی کمپیوٹر کے ساتھ ٹیلی فون کے ذریعہ رابطہ قائم کرنے کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ جونہی کمپیوٹر اس بڑے کمپیوٹر سے رابطہ قائم کرنا چاہتا ہے تو بڑا کمپیوٹر خود اس چلتے پھرتے ننھے کمپیوٹر سے رابطہ کرتا ہے۔

اس کے علاوہ دنیا میں ایک بڑا کمپیوٹر کا نظام بھی قائم کیا گیا ہے جسے Internet کہتے ہیں۔ اس میں ہزاروں کمپیوٹر ایک دوسرے سے منسلک ہو سکتے ہیں۔ اور اس کی مدد سے بہت ہی قلیل وقت میں زیادہ سے زیادہ جملہ مطلوبہ معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔

جدید ٹیکنالوجی کی ایجادات سے اہل علم و فن اور اہل فکر و نظر کو زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہئے اور علوم و فنون کو فروغ دینے کے لئے ان ذرائع کو استعمال کرنا چاہئے تاکہ آخری زمانہ میں پوری ہونے والی کلام الٰہی کی اس پیشگوئی سے بھرپور فائدہ اٹھایا جا سکے۔

ایک خط

مسٹر ابراہیم الیور (Oliver) 70 لنکاسٹر سٹریٹ باتھرسٹ۔ گیمبیا

ابتدائی احمدیوں میں سے ایک نہایت مستعد احمدی تھے۔ کسی احمدی مربی کے وہاں جانے سے قبل انہوں نے احمدیت میں شمولیت اختیار کر لی ہوئی تھی اور احمدیت کے لئے ہمہ وقت مصروف رہتے تھے۔ یکم جولائی 1955ء کے ٹروتھ کے شمارے میں آپ کا ایک خط شائع ہوا جس میں آپ نے کہا کہ مجھے آپ کو یہ اطلاع دیتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ میں بڑی باقاعدگی کے ساتھ اخبار ٹروتھ وصول کر رہا ہوں اور گیمبیا کے باشندوں میں اس کی زائد کاپیاں تقسیم کرتا ہوں عیسائی اور مسلمان دونوں اس پرچے کو پڑھنے میں مسرت محسوس کرتے ہیں اور وہ اس کے متعلق نہایت اچھے الفاظ میں ذکر کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ دی ٹروتھ یعنی سچائی اندھوں کو بصارت عطا کرتا ہے۔ اندھوں کو دیکھنے کی توفیق دیتا ہے اور گونگوں کو بات کرنے کی اور جو بہرے ہیں انہیں سماعت کی طاقت دیتا ہے سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ یہ ایک دوست کی طرح ہے۔ واقعی ایک اچھے دوست کی طرح۔ اس سے میں کبھی الگ نہیں ہونا چاہتا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام احمدیہ مربیوں کو جہاں کہیں بھی وہ ہیں اپنی برکت سے نوازے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اقوام متحدہ کے دفاتر

آیئے داؤد طاہر کے ساتھ اقوام متحدہ کے دفاتر دیکھیں۔ وہ اپنی کتاب "شوق۔ ہم سفر میرا" میں لکھتے ہیں:۔

اقوام متحدہ کے دفاتر کی سیر میری زندگی کا ایک یادگار تجربہ تھا۔ ظاہر ہے ہماری حیثیت کسی حکومتی مندوب کی تو نہ تھی۔ جو سرکاری طور پر وہاں ہمارے استقبال کا اہتمام ہوتا۔ لیکن سیاح کی حیثیت میں ہمیں وہاں جس قدر عزت ملی وہ میرے لئے ایک اچنبھے سے کم نہ تھی۔

ہمارے ملک میں اس پائے کی کسی عمارت میں داخلے کے لئے کیا کیا پاپڑ نہیں بیلنا پڑتے۔ اس کا اندازہ کرنا چنداں مشکل نہیں۔ سیکیورٹی کے کئی مراحل میں سے گزرے بغیر ایسی کسی عمارت میں داخلے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن آفرین ہے اسی نظام پر جس میں اس قسم کی کوئی پابندی کسی جگہ بھی ہمارے داخلہ میں روک نہ بن سکی۔

ان دفاتر کے احاطہ میں داخل ہوتے ہی ہماری نظر ایک چبوترے پر پڑی جس کے اوپر پستول کا ایک بڑا ماڈل نصب ہے۔ اس پستول کی نالی کو ایک پگڑی نما گرہ سے بند کیا ہوا ہے۔ یہ پستول دراصل اقوام متحدہ کے اس مقصد کی غمازی کرتی ہے جس کے تحت مختلف ملکوں کے مابین جھگڑوں کے حل کے لئے جنگ مکمل طور پر ممنوع قرار دی جا چکی ہے۔ بات یہ ہے کہ اس حوالے سے جو پیغام دینے کی کوشش کی گئی ہے ساری قومیں نیک نیتی کے ساتھ اسے عملی جامہ پہنائیں۔ تاکہ دنیا کے وہ خطے جو جنگ کی لپیٹ میں ہیں امن کی زندگی گزار سکیں۔ اور وہ علاقے جہاں کے باسی زندہ رہنے کا حق حاصل کرنے کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر رہے ہیں ان کی تاریخ کا یہ الم ناک باب اپنے اختتام کو پہنچ سکے۔

ان دفاتر کی سیر کے لئے انفرادی طور پر کسی کو اندر جانے کی اجازت نہیں۔ چنانچہ سیاحوں کے مختلف گروپوں کی تشکیل کے لئے ایک خاص جگہ اور اوقات مقرر ہیں۔ جب ہم وہاں پہنچے ایک گروپ روانگی کے لئے تیار تھا۔ استقبالیہ میں جہاں اقوام متحدہ کی بین الاقوامی حیثیت کے اظہار کے لئے مختلف قوموں اور رنگ و نسل کے لوگوں کی تصاویر آویزاں ہیں سیاحوں کے خوش آمدید کہنے کے لئے بڑے خوبصورت خیر مقدمی کلمات لکھے ہوئے ہیں۔

ڈیوٹی پر موجود ایک خوب رو شوخ و شنگ دوشیزہ نے مسکراتے ہوئے جب

Welcome to the United Nation It is Your World

کے الفاظ سے سیاحوں کو خوش آمدید کہا تو انہوں نے تالیاں بجا بجا کر اس پر خوشی کا اظہار کیا۔ اسی دوشیزہ کی رہنمائی میں جب ہمارا گروپ ان دفاتر کی سیر کے لئے روانہ ہوا تو اس میں کم و بیش دو درجن افراد شامل تھے۔ بظاہر ان کی اکثریت ایسے لوگوں پر مشتمل تھی جو مختلف ملکوں سے خاص طور پر اس مقصد سے جمع ہوئے تھے۔

اس سیر کے دوران ہمیں اقوام متحدہ کے وہ تمام ادارے قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ جن کا ذکر ہم اپنے زمانہ طالب علمی سے پڑھ سن رہے تھے۔ میں احسان سے کہہ رہا تھا کہ کالج یونیورسٹی اور پھر بعد کی عملی زندگی میں ہم نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ ایک دن امریکہ جا کر اپنی آنکھوں سے ہم وہ جگہیں دیکھیں گے جن کے حوالے سے ہم نے بڑے بڑے اہم فیصلوں کے بارے میں پڑھا اور سنا تھا۔ کیا یہ اللہ کی شان نہیں کہ آپ وہاں سے اٹھ کر نیویارک میں آباد ہوئے اور میں اپنا ایک پیسہ خرچ کئے بغیر یہاں گھوم رہا ہوں۔ احسان کا کہنا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہی بظاہر اسی ناممکن کام کو ممکن کر دکھایا ہے۔

اس ٹور کے دوران اقوام متحدہ کے جن ذیلی اداروں کے دیکھنے کا ہمیں موقعہ ملا ان میں سے سیکورٹی کونسل اور جنرل اسمبلی کا ذکر خاص طور پر ضروری ہے۔ اس وقت سیکورٹی کونسل کا کوئی اجلاس نہیں ہو رہا تھا۔ البتہ جنرل اسمبلی سیشن میں تھی۔ ہم نے ایک گیلری میں کھڑے ہو کر چند منٹ کے لئے اس کی کارروائی دیکھی۔ لیکن مختصر قیام کی وجہ سے ہمیں موضوع زیر بحث کا کچھ اندازہ نہ ہو سکا۔

اس عمارت میں ایک مجسمہ ایستادہ ہے۔ ناگاساکی پر امریکی ایٹمی حملہ کے وقت سینٹ ایگنس کا یہ مجسمہ ایک رومن کیتھولک گرجے کے اندر نصب تھا۔ اگرچہ بم اس گرجے سے کم و بیش نصف کلومیٹر کے فاصلے پر گرا تھا۔ لیکن یہ گرجا مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔ پتھر کا یہ بت بھی اس حملے کی تباہ کاریوں سے نہیں بچ سکا۔ چنانچہ اس دھماکے سے ہونے والی حرارت اور ایٹمی تابکاری نے اس کی ہیئت میں نمایاں تبدیلی کر دی ہے۔ اسے دیکھ کر یہ خیال ہوتا ہے گویا کسی تیزابی محلول میں اس کی بالائی سطح کو کھرچ کر رکھ دیا ہے۔

اس بت کی نمائش کا غالباً مقصد یہ ہے کہ دنیا کو ایٹمی حملے کی تباہ کاریوں کے روشناس کرایا جائے۔ تاکہ ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ کی روک تھام کے لئے کی جانے والی کوششوں کی حوصلہ افزائی ہو اور ان نقصانات سے بچا جا سکے جو ایسے ہتھیاروں کے استعمال کا لازمی نتیجہ ہے۔

اس عمارت کے اندر اقوام متحدہ کا اپنا ایک ڈاکخانہ بھی موجود ہے اس حد تک تو اس ڈاکخانے میں تعجب کی کوئی بات نہیں کہ عوام کی سہولت کے لئے جگہ جگہ ڈاکخانہ قائم ہوتے ہی ہیں۔ لیکن اس کا دلچسپ پہلو یہ ہے کہ وہاں سے پوسٹ کئے جانے والے خطوط پر امریکہ کی بجائے اقوام متحدہ کے جاری کردہ ٹکٹ استعمال ہوتے ہیں۔ ایک سوال پر ہمیں بتایا گیا کہ یہ ٹکٹ صرف اسی ڈاکخانے سے پوسٹ کئے جانے والے خطوط اور پارسلوں کے لئے قابل استعمال ہیں۔ اور اگر ان ٹکٹوں سے مزین ڈاک کسی اور جگہ سے پوسٹ کی جائے تو وہ بیرنگ ہو جائیں گے۔

اقوام متحدہ کے دفاتر میں ایک بڑا موزائق (Mosaic) نصب ہے جس میں مختلف رنگ و نسل کے لوگوں کو یکجا دکھایا گیا ہے۔ یہ موزائق امریکہ کے مشہور مصور نارمن راک ویل نے بنایا ہے اور اس پر ان ہی سے منسوب یہ سنہری اصول درج ہے کہ تم دوسروں کے ساتھ ویسا ہی سلوک روا رکھو جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو۔"

یہ موزائق اور اس پر تحریر شدہ یہ سنہری اصول دیکھ کر مجھے خیال آیا کہ آج کی تہذیب یافتہ اقوام جن اصولوں کے سہارے اپنی برتری ثابت کرنا چاہتی ہیں۔ اسلام نے تو آج سے کئی سو سال پہلے ان کی نشان دہی کر دی تھی۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ میں یہ اصول بڑی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک مومن کامل نہیں کہلا سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہی بات پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ جماعت مومنین ایک جسم کی مانند ہیں۔ جس طرح کہ کسی ایک حصے کو تکلیف ہو تو باقی جسم بھی بے چین ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کسی ایک مومن کی تکلیف اس کے سارے بھائیوں کو پریشان کر دیتی ہے۔ اور وہ اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھ سکتا جب تک کہ اس کی یہ تکلیف رفع نہ ہو جائے۔

کاش جملہ انسانیت اس اصول پر عمل کر سکتی تو آج دنیا امن و آشتی کا گہوارہ ہوتی۔ اور وہ بڑی بڑی تباہ کاریاں جو مختلف عالمی جنگوں کی شکل میں گزر چکی ہیں اس کا مقدر نہ بنتیں۔ نہ لیگ آف نیشنز کے قیام کی ضرورت پیش آتی اور نہ اقوام متحدہ کی تشکیل کی نوبت آتی۔ اگر آج بھی دنیا کی ساری اقوام بقائے باہمی کے سنہرے اصول پر عمل پیرا ہو کر امن و صلح کا ماحول پیدا کرنے کے لئے کوشاں ہو جائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ دنیا میں جنگ و جدل کا خاتمہ نہ ہو سکے۔ جب ایسا ماحول پیدا ہو جائے گا تو نہ یہاں کوئی سپر پاور رہے گی جو ہر لمحہ اقوام عالم پر اپنی مرضی ٹھونسنے کی فکر میں ہو گی اور نہ کوئی ایسا ملک بچے گا جسے ہر دم اپنے تحفظ اور بقا کی فکر ہو۔ سوچ کا دھارا مجھے نہ جانے کہاں سے کہاں لے گیا۔

خدا تعالیٰ ایک تبدیلی چاہتا ہے اور وہ پاکیزہ تبدیلی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نیکی اور بدی

مولانا مبارک احمد ساقی نے 1955ء میں لکھا کہ جب کسی ایسے شخص کو جو معصیت میں ملوث ہو کہا جائے کہ وہ اپنی اصلاح کرے اور اپنے اخلاق کو بہتر بنائے وہ عام طور یہ کہتا ہے کہ وہ اپنے برے اعمال میں اتنی دور تک جا چکا ہے کہ اس کا واپس آنا ممکن ہے۔ لیکن دین حق ہمیں ایسی تعلیم نہیں دیتا۔ دین حق اس بات کا وعدہ کرتا ہے کہ جو شخص توبہ کرنا چاہے اس کے لئے خدا تعالیٰ کے رحم کے دروازے کھلے ہیں۔ دین حق نے بعض باتیں درجہ بدرجہ بیان کی ہیں اور اگر ان اخلاقی باتوں پر عمل کیا جائے تو انسان معصیت کاری سے بچ سکتا ہے۔ کلام الٰہی نے بعض طریق بتائے ہیں جن سے برائی کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے اور نیکی کو اختیار کیا جا سکتا ہے۔ بتایا یہ گیا ہے کہ تمام اخلاقی اچھائیاں اور برائیاں ایسے طریق پر بیان کر دی گئی ہیں کہ انسان خود تشخیص کر سکتا ہے کہ وہ کس برائی میں ملوث ہے۔ کلام الٰہی میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ ہم پر عدل فرض کرتا ہے ہمارے لئے عدل ایک فرض قرار دیتا ہے اور اسی طرح دوسروں کے ساتھ نیکی اور اپنے قریبی لوگوں کے ساتھ بھی اور وہ اس بات سے منع کرتا ہے کہ ہم فحشاء کے قریب جائیں اور برائی کا اظہار کریں۔ اور دوسرے لوگوں پر تشدد کریں جو کہ غلط طریق ہے۔ کلام الٰہی میں اللہ تعالیٰ ہمیں نصیحت کرتا ہے تاکہ ہم اچھے بن جائیں۔ جو کچھ کلام الٰہی کی طرف سے اوپر بیان کیا گیا ہے اس میں تین الفاظ قابل غور ہیں۔ عدل۔ احسان اور ایتائے ذوالقربیٰ۔ عدل کے معنے یہ ہیں کہ جو ہم سے نیکی کرتا ہے اس کے ساتھ کم از کم ویسی ہی نیکی کی جائے یعنی کسی کی ہمارے ساتھ کی گئی نیکی کا نیکی ہی سے جواب دیا جائے۔ لیکن یہ سب سے کم درجہ کا اخلاق ہے۔ اس کے بعد احسان کی باری آتی ہے اور احسان کے معنے ہیں کہ جتنی ہم سے نیکی کی گئی ہے اس سے بڑھ کر ہم نیکی کرنے والے سے نیکی کا سلوک کریں۔ تیسری بات جو سب سے بہتر خلق ہے وہ ایتائے ذوالقربیٰ ہے کہ بغیر کسی نیکی کا بدلہ لینے کی خواہش رکھنے کے نیکی کی جائے اور بے غرضانہ طور پر انسانیت کی خدمت کی جائے۔ دین حق نے یہ تین درجے ہمارے لئے مقرر کئے ہیں۔ اور کچھ نہیں تو ان میں سے کم از کم پہلے درجے پر تو ہمیں ضرور پہنچنا چاہئے اسی طرح برائی کے بھی تین درجہ ہیں۔ یہاں جو لفظ استعمال ہوا ہے وہ ہے پہلا لفظ فحشاء کا۔ یعنی ایسی برائی جو دوسروں پر تو اثر نہیں ڈالتی البتہ اپنے لئے مضرت رساں ثابت ہو سکتی ہے۔ گویا کہ برے خیالات بری سکیمیں اور ایسی ہی دیگر باتیں۔ اگرچہ یہ بات بہت خطرناک تو محسوس نہیں ہوتی لیکن یہ تو پتہ چلتا ہے کہ یہ سیڑھی کا آغاز ہے۔ اس سے آگے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

اسرائیل انڈونیشیا تعلقات کی بہتری

حال ہی میں اسرائیلی وزیر مال نے بعض ایشیائی ممالک کا دورہ کرنے کے بعد کہا ہے کہ اسرائیل اور شام میں عنقریب امن کا معاہدہ ہو جائے گا اور اس کے نتیجے میں امید کی جاتی ہے کہ اسرائیل کے انڈونیشیا اور ملیشیا سے بھی تعلقات بہتر ہو جائیں گے انہوں نے کہا مجھے اس بات کا یقین ہے کہ اسرائیل اور شام کے امن کے معاہدے کے سلسلے میں گفت و شنید بہتر طریق پر آگے بڑھ رہی ہے ہم امن کی تدابیر پر غور رہے ہیں اور اس غور کے مثبت نتائج سامنے آرہے ہیں انہوں نے مزید کہا کہ شام نے فیصلہ کیا ہے کہ اسرائیل کے ساتھ امن کا معاہدہ ہو جانا چاہئے اور اسے ذاتی طور پر بڑی اہمیت حاصل ہو گی اب صرف اس کے طریقہ کار کے متعلق سوچنا باقی ہے ایسا کرنے میں کتنا وقت لگے گا اور کونسی مشکلات ہیں جنہیں گفت و شنید کے ذریعے دور کرنا ہے انہوں نے کہا کہ مجھے یقین ہے اس گفت و شنید کے انجام کے طور پر معاہدہ ہو جائے گا مسٹر شہات کے ان خیالات کے اظہار کا جکارتہ میں بہت اچھا اثر ہوا ہے انڈونیشیا کے وزیر خارجہ کے ایک نمائندے نے کہا کہ جیسا کہ اسرائیل نے امید کا اظہار کیا ہے ہم سمجھتے ہیں کہ مشرق وسطیٰ کی مشکلات کے حل کا وقت آپہنچا ہے اور اسی لئے انڈونیشیا اسرائیل کے ساتھ کافی رابطے قائم کر چکا ہے یاد رہے کہ انڈنیشیا دنیا میں سب سے زیادہ مسلم آبادی کا ملک ہے اگرچہ ملیشیا نے اس سلسلے میں کچھ نہیں کہا لیکن امید کی جاتی ہے کہ ان کا معاہدہ بھی اور ان کے رابطے بھی ہو جائیں گے کیونکہ وزیر اعظم مہاتیر محمد نے کہا ہے کہ اسرائیل نے اب اپنا طریقہ کار اور اپنے خیالات تبدیل کئے ہوئے ہیں فلسطینیوں کے ساتھ تعلقات بھی ان کے بہتر ہو رہے ہیں۔ تو مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آتی کہ ہمارے ساتھ ان کے آہستہ آہستہ تعلقات کیوں بہتر نہ ہو جائیں۔

OOO

بنگلہ دیش۔ڈھاکہ میں الیکشن آفس نذر آتش

بنگلہ دیش کی اپوزیشن 15۔ فروری کو ہونے انتخابات کا بائیکاٹ کئے ہوئے ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ملک میں جلسوں جلوسوں اور احتجاج کا سلسلہ بھی جاری رکھا ہوا ہے۔

حکمران بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی (بی این پی) اور حزب اختلاف کی جماعتوں کے درمیان تصادم کے واقعات روزمرہ کا معمول بنتے جا رہے ہیں۔

گذشتہ روز ملک کے دارالحکومت ڈھاکہ میں بنگلہ دیش کے انتخابی کمیشن کے ذیلی دفتر کی بارہ منزلہ عمارت کو آگ لگا دی گئی۔ جس کے نتیجے میں تمام سفری دستاویزات اور چھپے ہوئے بیلٹ پیپر جل کر خاک ہو گئے۔ پولیس کی طرف سے آتشزدگی کے اس واقعہ کی ذمہ داری نامعلوم افراد پر عائد کی گئی ہے۔ تاہم آتشزدگی کی وجہ کا فوری طور پر علم نہیں ہو سکا۔ اس سے قبل چٹاگانگ کے الیکشن کمیشن کے دفتر میں بھی اپوزیشن کے کارکنوں کی طرف لگائی گئی آگ میں قیمتی دستاویز جل کر راکھ ہو گئی تھیں۔

وائس آف جرمنی کا کہنا ہے کہ ان واقعات کے ذریعے 15۔ فروری کو ہونے والے عام انتخابات کی انتخابی مہم کو سبوتاژ کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔

اپوزیشن کی طرف سے ان انتخابات کا یہ کہہ کر بائیکاٹ کیا گیا ہے کہ نگران وزیر اعظم مسز خالدہ ضیاء کی نگرانی میں آزادانہ انتخابات منعقد نہیں ہو سکتے۔ اپوزیشن کا مطالبہ ہے کہ مسز خالدہ ضیاء اپنے عہدے سے مستعفی ہو جائیں اور انتخابات کسی غیر جانبدار نگران حکومت کی ذمہ داری میں منعقد ہوں۔ مسز خالدہ ضیاء اپوزیشن کا یہ مطالبہ یہ کہہ کر مسترد کر چکی ہیں کہ آئین میں کسی ایسے وزیر اعظم کے تقرر کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

OOO

جین حوالہ کیس

بھارت کی سیاست میں سب سے زیادہ شہرت پانے والے رشوت کے سکینڈل جین حوالہ کیس میں اپوزیشن لیڈر اٹل بہاری واجپائی نے الزام لگایا ہے کہ وزیر اعظم بھی اس کیس میں شامل ہیں۔ ان کا الزام ہے کہ وزیر اعظم نے بھی اس میں رشوت لی ہے۔ لیکن بھارتی سنٹرل بیورآف انٹیلی جنس 'سی بی آئی' نے کہا ہے کہ اس بارے میں کوئی ثبوت موجود نہیں ہے۔

جین نامی ایک شخص کی ڈائری کی گزشتہ چند ہفتے قبل اشاعت ہوئی تھی جس میں چوٹی کے سیاستدانوں کے نام شامل تھے جن کو لاکھوں روپے دیئے گئے تھے۔ یہ خیال کیا جارہا ہے کہ یہ رقمیں رشوت کے طور پر دی گئی ہیں۔ بھارت کے مرکزی وزراء کے علاوہ چوٹی کے اپوزیشن لیڈر بھی اس سکینڈل کی لپیٹ میں ہیں۔ عام طور پر خیال ہے کہ اس سے وزیر اعظم نرسیمار اؤ کو مستقبل قریب میں ہونے والے الیکشن میں فائدہ حاصل ہو گا۔ مسٹر راؤ آج کل اپنی مقبولیت کے بحران میں مبتلا ہیں مبصرین کا خیال ہے کہ ان کو آئندہ الیکشن جیتنا مشکل ہے۔

جین حوالہ سکینڈل اب عدالت میں آچکا ہے۔ لیکن اس کیس کی حساس نوعیت کے پیش نظر عدالت نے اس کیس کی رپورٹنگ کے لئے پریس پر بعض پابندیاں عائد کی ہیں۔ اس کے تحت صرف دو نمائندے سارے پریس کی طرف سے چارج شیٹ اور متعلقہ کاغذات کا معائنہ صرف ایک بار اور ایک محدود وقت میں کر سکیں گے۔ اس کے علاوہ اگر پریس کے کسی حصے نے رپورٹنگ میں غلطی کی اور کسی معاملے کو بے جا اچھالنا چاہا تو عدالت فوری طور پر رد عمل دکھائے گی اور ایسے صحافی کو فوراً سزادی جاسکے گی۔

OOO

پرتھوی میزائیل کا 15واں تجربہ

بھارت نے دنیا بھر کی مخالفت اور خصوصاً امریکہ کی مخالفت کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اپنے مشہور متنازعہ میزائیل پرتھوی کا 15واں تجربہ کر ڈالا ہے۔ یہ تجربہ اڑیسہ میں کیا گیا ہے۔ یہ میزائیل 250 کلو میٹر رینج تک مار کر سکتا ہے۔ اور خاص بات یہ ہے کہ اس کے ذریعے سے ایٹم بم بھی پھینکا جاسکتا ہے۔

امریکہ نے اس تجربے پر سخت اعتراضات کئے ہیں اور بھارت پر دباؤ ڈالا ہے کہ وہ اس میزائیل کی تیاری اور اس کے تجربات سے باز آجائے۔ مگر بھارت نے کسی دباؤ کو قبول نہیں کیا۔ بتایا گیا ہے کہ ہفتہ کے روز اس میزائیل کی جو ٹیسٹ فائرنگ کی گئی وہ کامیاب رہی ہے۔ اس سے ایک دن قبل جمعہ کے روز بھارت کے یوم آزادی کے موقع پر پرتھوی میزائیل کی پبلک نمائش کی گئی تھی۔

OOO

امریکہ بمقابلہ صدر قذافی

امریکہ نے لیبیا کے صدر معمر القذافی کے اس بیان کو تنقید اور اعتراض کا نشانہ بنایا ہے جس میں انہوں نے امریکہ کے آئندہ الیکشن میں امریکہ میں موجود مسلمانوں کو متحد کر کے انہیں الیکشن میں اہم کردار ادا کرنے کو کہا گیا ہے۔ مسٹر قذافی نے گذشتہ دنوں امریکہ کے مسلمانوں کے لیڈر لوئی فرخان سے ملاقات کی تھی۔ امریکہ نے کہا ہے کہ مسٹر قذافی امریکی مسلمان اقلیت کی فکر کرنے کی بجائے ان دو ملزموں کو امریکہ کے حوالے کر دیں جنہوں نے سکاٹ لینڈ کی فضا میں امریکہ کی ائرلائنز پان ایم کا ایک طیارہ بم سے اڑا دیا تھا جس سے طیارے کے تمام مسافر ہلاک ہو گئے تھے۔ ان میں متعدد امریکی کنبے اور دیگر قومیتوں کے لوگ سفر کر رہے تھے۔

OOO

مسجد پر میزائیل سے حملہ

پاکستان نے بھارت پر الزام لگایا ہے کہ کنٹرول لائن کے قریب کھوئہ نامی قصبے کی ایک مسجد پر اس نے میزائیل سے حملہ کیا جس کے نتیجے میں وہاں پر 18۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ بھارت نے اس حملے کی تردید کی ہے اور پاکستان پر الزام لگایا ہے کہ وہ بھارت پر جھوٹے الزامات لگا رہا ہے۔ بھارت کا کہنا ہے کہ کنٹرول لائن پر پاکستان فائرنگ کر کے آزاد کشمیر سے مقبوضہ کشمیر داخل ہونے والے بنیاد پرستوں کو تحفظ مہیا کرتا ہے۔

پاکستان کے وزیر دفاع نے کہا ہے کہ لائن آف کنٹرول کے پاس بھارت کے حملوں کے باوجود پاکستان اور بھارت میں جنگ کا کوئی امکان نہیں ہے۔

OOO

بھارتی کمرشل پائلٹوں کی تنخواہوں میں اضافہ

بھارت کے کمرشل پائلٹوں کی تنخواہوں اور الاؤنسز میں اضافہ کر کے ان کو قریباً دوگنا کر دیا گیا ہے۔ یہ اعلان پائلٹوں اور انڈین ائرلائنز کے افسران کے درمیان طے پانے والے ایک معاہدے کے بعد کیا گیا۔ اس سے قبل پائلٹوں کو 50 سے 58 ہزار روپے ماہوار کے لگ بھگ تنخواہ ملتی تھی۔ اب یہ رقم بڑھا کر ایک لاکھ سے سوا لاکھ روپے ماہوار کر دی گئی ہے۔ پائلٹوں نے اس پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔

پائلٹوں کی کم تنخواہوں کے پیش نظر ماضی قریب میں انڈین ائرلائنز کے 150 پائلٹ نوکری ترک کر کے پرائیویٹ ائرلائنز میں چلے گئے تھے۔ اور یہ سلسلہ مزید جاری تھا۔ اب تنخواہیں بڑھنے کے بعد پائلٹوں کا انڈین ائرلائنز کو چھوڑ کر جانے کے رجحان پر قابو پانے میں مدد ملے گی۔

OOO

ترکی کا سیاسی بحران

ترکی میں حکومت سازی کا سیاسی بحران اس وقت مزید گہرا ہو گیا جب ترکی 3 سیکولر خیالات کی حامل مدر لینڈ پارٹی نے نگران وزیر اعظم مسز تانسو چیلر کی وہ تجویز مسترد کر دی جس میں انہوں نے یہ کہا تھا کہ دونوں پارٹیوں کی مخلوط حکومت قائم کر کے وزارت عظمیٰ کو دو دو سال کے لئے تقسیم کر دیا جائے۔ اس میں مسز چیلر کا یہ بھی کہنا تھا کہ پہلی دو سالہ مدت ان کو دی جائے۔ مدر لینڈ پارٹی کی طرف سے اس تجویز کو قبول کرنے کے سوال پر انکار سے ترکی کا سیاسی بحران مزید گہرا ہو گیا ہے۔ اس سے قبل یہ دونوں سیاسی پارٹیاں جو ماضی میں لمبے عرصے سے حریف چلی آرہی ہیں حکومت بنانے میں ناکام ہو گئی تھیں۔ جس کے بعد ترکی کے صدر مسٹر سلیمان ڈیمریل نے اسلامی خیالات کی حامل رفاہ پارٹی کے سربراہ مسٹر نجم الدین اربکان کو حکومت سازی کی دعوت دی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھی- مسٹر اربکان نے یہ دعوت تو قبول کر لی تھی لیکن دونوں بڑی سیکولر پارٹیوں نے ان سے تعاون کرنے سے انکار کر دیا تھا- جس کی وجہ سے مسٹر اربکان حکومت نہ بنا سکے- چنانچہ صدر مملکت نے ایک بار پھر مسز چیلر کو وزارت بنانے کی دعوت دے دی تھی- دونوں پارٹیاں مخلوط حکومت بنانے پر آمادہ تھیں لیکن وزیر اعظم کون ہو' اس بارے میں اتفاق نہیں ہو سکا تھا- اس کا حل مسز چیلر نے دو دو سال کے لئے وزارت عظمٰی کے عہدے کو تقسیم کرنے کی تجویز کی صورت میں نکالنا چاہا تھا- اس بارے میں بتایا گیا ہے کہ مدر لینڈ پارٹی کے سربراہ مسٹر مسعود یلماز چاہتے تھے کہ پہلی ٹرم ان کے حصے میں آئے مگر مسز تانسو چیلر اس پر تیار نہیں ہیں-

گذشتہ ماہ ہونے والے عام انتخابات میں اسلامی رجحان رکھنے والی رفاہ پارٹی نے سب سے زیادہ ووٹ حاصل کئے تھے- مگر ان کی دوسری پارٹیوں پر برتری بہت معمولی تھی جس کی وجہ سے وہ اکیلے حکومت بنانے کے قابل نہیں تھے-

ooo

امریکی صدارتی انتخابات

امریکہ میں اس سال صدارتی انتخابات ہو رہے ہیں- صدر کلنٹن اپنی سیاسی جماعت ڈیموکریٹک پارٹی کی طرف سے دوبارہ امیدوار بننے کے آرزومند ہیں اور خیال یہی ہے کہ وہ اپنی پارٹی کی طرف سے نامزدگی حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے-

ان کا مقابلہ ری پبلیکن لیڈر مسٹر باب ڈول سے متوقع تھا لیکن مسٹر باب ڈول نے اعتراف کیا ہے کہ پارٹی کی نامزدگی حاصل کرنے کی دوڑ میں وہ پیچھے رہ رہے ہیں- پچھلے چند دنوں میں کروڑ پتی صنعتکار سٹیون فوربس ان کے مقابلے میں زیادہ مقبولیت پا رہا ہے- اس کی وجہ صدر کلنٹن کے یونین میسج کے جواب میں باب ڈول کی ناکامی ہے- ان کے حمایتی کہتے ہیں کہ مسٹر باب ڈول کا جواب غیر تسلی بخش تھا- اگست ستمبر تک دونوں بڑی پارٹیاں اپنا اپنا امیدوار نامزد کر دیں گی- جس کے بعد نومبر میں انتخابات کے لئے ووٹ ڈالے جائیں گے اور جیتنے والا صدر جنوری میں امریکہ کی حکومت کی باگ دوڑ سنبھالے گا-

ماضی میں صدر کلنٹن نے اپنی مقبولیت کھو دی تھی- اور عام انتخابات میں ایوان نمائندگان میں ان کی پارٹی کو شکست ہو گئی تھی- اب ایوان نمائندگان میں صدر کلنٹن کی مخالف پارٹی کو اکثریت حاصل ہے اور وہ صدر کلنٹن کی حکومت چلانے میں آئے دن رکاوٹیں کھڑی کرتی رہتی ہے- لیکن بعد ازاں مسٹر کلنٹن نے اپنی مقبولیت دوبارہ بحال کر لی- ان میں بوسنیا میں ان کی کامیاب کارروائی کا بھی دخل ہے-

ooo

اخبارات میں سے

گزشتہ دنوں جسٹس (ریٹائرڈ) صلاح الدین مرزا نے ڈان کے نام لکھے گئے ایک خط میں مذہبی بنیاد پر نفرت کی مذمت کی تھی- اور کہا تھا کہ ہر شخص اپنے والدین کے مذہب کی تائید کرتا ہے اور کون کہہ سکتا ہے کہ اگر وہ ہندوؤں کے گھر میں پیدا ہوئے ہوتے تو بال ٹھاکرے کے ساتھی بن جاتے- اس خط کے مضمرات کے متعلق بریگیڈیر ریٹائرڈ ایس ممتاز احمد نے کراچی سے ڈان کے 27- جنوری 1996ء کے پرچے میں لکھا ہے کہ جسٹس ریٹائرڈ صلاح الدین مرزا ہماری داد و تحسین کے مستحق ہیں اپنے ان جذبات اور خیالات کے لئے جو انہوں نے 14- جنوری کے اخبار میں مذہبی بنیاد پر نفرت کے متعلق شائع کروائے- بنی نوع انسان خاص طور پر اس لئے بدنام ہو گیا ہے کہ تحمل اور بھائی چارہ جو تمام انبیاء اور مصلحین نے اسے سکھایا تھا اس کی وہ خلاف ورزی کرتا ہے سب سے تازہ مثال عیسائی سربوں کی ہے جنہیں یہ سکھایا گیا تھا کہ اگر ان کے ایک گال پر تھپڑ مارا جائے تو وہ دوسرا گال بھی آگے کر دیں- لیکن اب وہ اپنے مخالفین کا نسلی صفایا کرنے پر تلے ہوئے ہیں- اس قتل' عورتوں سے جنسی زیادتی' لوٹ مار کا الزام دراصل ہر مذہب کے ملا پر لگنا چاہئے- ہاں یہودیوں اور بدھوں کے درمیان بھی ان کے ملا موجود ہیں- اگر یہ حکم صادر کر دیا جائے کہ ملا بننے کے لئے کوئی سیکولر تعلیم کی ڈگری حاصل کی جانی چاہئے قبل اس کے کہ انہیں اپنے بھائیوں کو وعظ کرنے کا لائسنس دیا جائے تو اس سے کسی حد تک معاملہ درست ہو سکتا ہے قرآن مجید کہتا ہے کہ مذہب کے معاملے میں کسی پر جبر نہیں کیا جا سکتا- لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس ارشاد خداوندی کے باوجود مذہب ہی کے سلسلے میں قتل لوٹ مار' آتش زنی' کے بے شمار واقعات تاریخ کے دامن میں موجود ہیں اور یہ سب کچھ اقلیتوں پر کیا جاتا ہے- انتظامیہ ملا سے اتنی خوف زدہ ہے کہ وہ ان کی کارگزاریوں کے خلاف ایک لفظ تک کہنے کی جرات نہیں کرتے- یہ وہ بات ہے جو سرحد کے صوبے میں دیکھی گئی اور اس بات کو ابھی کچھ زیادہ عرصہ بھی نہیں ہوا-

(یہ خط کراچی سے لکھا گیا)

دی نیوز انٹرنیشنل کے 29- جنوری 1996ء کے شمارے میں ڈاکٹر پرویز ہودبھائی جو قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں فزکس کے پروفیسر ہیں نے ایک مضمون "عبدالسلام ماضی اور حال" کے عنوان سے لکھا ہے- اگر آپ کو یہ مضمون مل سکے اور آپ انگریزی میں اسے پڑھ سکیں تو اسے ضرور پڑھئے- ہم اس کا ترجمہ عنقریب شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں-

اطلاعات و اعلانات

فوجیوں کے بچوں کیلئے مخصوص نشستیں

ہفت روزہ ہلال کے مطابق یونیورسٹی آف پشاور میں ایم- اے- ایم- ایس- سی کے شعبہ باٹنی- کیمسٹری- زوالوجی- تواریخ- اردو- اور فلسفہ اور بی فارمسی اور بیالوجی میں "بی- ایس- سی" میں داخلے کے لئے فوجیوں کے بچوں کے لئے کچھ نشستیں مخصوص کی گئی ہیں- ماسٹرز کورس کے لئے اول اور دوئم درجوں میں بی- اے- بی- ایس- سی- اور بی فارمیسی کے لئے اول اور دوئم درجوں میں ایف- ایس- سی (پری میڈیکل) کر لینے والے خصوصی نشستوں کے لئے مجوزہ فارموں پر درخواستیں 15- فروری تک

Welfare and Rehabilitation

ڈائریکٹوریٹ جنرل ہیڈ کوارٹرز راولپنڈی کے پتہ پر پہنچا دیں- تمام امیدوار بشمول سرحد کے ڈومیسائل والوں کو چاہئے کہ مخصوص قومی نشستوں کے علاوہ کھلے مقابلے کے لئے بھی یونیورسٹی کی طرف سے درخواستیں طلب کئے جانے پر مجوزہ فارموں پر درخواست براہ راست یونیورسٹی کو روانہ کریں- اور نتائج کے اعلان کے تین دن کے اندر اندر مذکورہ ڈائریکٹوریٹ کو اپنے نتیجہ سے آگاہ کریں- ورنہ مخصوص نشستوں کے لئے بھی ان کی درخواست پر غور نہیں ہو گا-

---

اعلان داخلہ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی

○ UET ٹیکسلا نے سیلف فنانس سکیم کے تحت بی ایس انجینئرنگ کے مندرجہ ذیل شعبوں میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں-

1- سول 2 الیکٹریکل 3- میکینکل

تعلیمی اہلیت:- امیدوار جس امتحان کی بنیاد پر داخلہ لینا چاہتا ہو اس میں کم از کم 60% نمبر حاصل کئے ہوں- (این سی سی اور حافظ قرآن کے نمبر جہاں قابل عمل ہوں ان کا حساب قواعد کے مطابق الگ ہو گا) داخلہ میرٹ کی بنیاد پر ہو گا- پنجاب کا ڈومیسائل ضروری ہے-

داخلہ فارم وپراسپکٹس ٹریژر کے دفتر کمرہ نمبر 15 سول بلاک سے دستیاب ہیں- داخلہ شروع ہونے کی تاریخ یکم فروری 96ء اور آخری تاریخ 96-2-15 مقرر ہے- درخواستیں دستی وصول کی جائیں گی- بذریعہ ڈاک درخواست قابل قبول نہ ہو گی- مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ 96-1-25 ملاحظہ فرماویں-

اعلان

○ مکرم صدر صاحب عمومی ربوہ نے اطلاع دی ہے کہ ربوہ کے دکانداروں سے گفت و شنید کے نتیجہ میں دکاندار حضرات نے ماہ رواں میں اشیاء کی قیمتوں میں کمی کر دی ہے- غالباً نئے چارٹ دکانوں پر لگوا دئے گئے ہیں- احباب نئی قیمتوں پر اشیاء خریدیں-

(ادارہ)

ربوہ میں بجلی بند رہے گی

○ 96-1-31 کو صبح 8 بجے سے ایک بجے تک ربوہ میں بجلی بند رہے گی-

(واپڈا)

بقیہ صفحہ 5

منکر کی باری آتی ہے منکر سے مطلب یہ ہے کہ ایسی باتیں جن کو دوسرے لوگ پسند نہیں کرتے- اگرچہ یہ باتیں معاشرے پر برا اثر تو نہیں ڈالتیں- لیکن لوگ انہیں برا سمجھتے ہیں- اس لئے ان کو بھی ختم کرنا چاہئے- تیسری صورت بغی کی ہے- بغی کے معنے ہیں کسی کو مجروح کرنا- ایسی برائی جس کا اثر معاشرے میں پھیلنے لگے دین حق ایک سوشل مذہب ہے اور ہر وہ بات جو انسان کو دکھ پہنچا سکتی ہے اس سے روکتا ہے- یہ برائی اور اچھائی کے تین درجے ہیں- جو دین حق نے ہمیں بتائے ہیں اور جن کے پیش نظر ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس کی کیفیت کیا ہے اور یہ کہ اسے کس طرح اپنی اصلاح کرنی چاہئے- جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں جب تک مرض کی تشخیص نہ ہو کوئی ڈاکٹر دوائی تجویز نہیں کر سکتا- اسی طرح اگر کوئی شخص اپنی روحانی کمزوریوں سے واقف ہو جائے تو اس کے لئے یہ بات آسان ہو جاتی ہے کہ وہ اپنا علاج کر سکے اور اس علاج کے ذریعہ وہ اپنے آپ کو بہتر بنا لے- مرض کی تشخیص بھی کر دی گئی ہے اور اس کا علاج بھی بتا دیا گیا ہے- اب ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اپنے اعمال کی طرف دیکھے اور اپنے آپ کو بہتر بنانے کی کوشش کرے-

یہ مضمون 11- نومبر کے اخبار ٹروتھ میں شائع ہوا-

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 30- جنوری-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 6 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 19 درجے سنٹی گریڈ

○ بھارت نے مزید دو ڈویژن فوج کنٹرول لائن پر پہنچادی ہے سرحد پر پاکستان اور بھارت کی فوجیں رات بھر ایک دوسرے پر فائرنگ کرتی رہیں۔ اکھنور میں توپ خانے اور مشین گنوں سے وقفے وقفے سے فائرنگ جاری رہی۔ اوڑی سکیٹر میں بھارتی فوج نے سینکڑوں گھر خالی کرا لئے۔ اسلحہ اور گولہ بارود بڑی تعداد میں سرحد پر جمع کیا جارہا ہے۔ دو روز سے پاکستانی دیہات پر بھارتی فوج کی فائرنگ میں شدت آگئی۔ سرحدی آبادی کی پریشانیوں میں اضافہ ہوگیا ہے۔ بھارتی حکومت نے جموں سے بارہ مولا تک ریلوے لائن بچھانے کا کام تیزی سے مکمل کرنے کی کوشش شروع کردی ہے۔

○ پاکستان کی جانب سے بھارت کو یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ پاکستان کے ساتھ تعمیر کی جانے والی کسی گیس پائپ لائن کے سلسلہ میں پاکستان کا مداخلت کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ یہ یقین دہانی پاکستان کے وزیر پٹرولیم وقدرتی وسائل مسٹر انور سیف اللہ نے دہلی میں قدرتی گیس کے بارے میں ایک کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ بھارتی وزیر قدرتی گیس نے اس یقین دہانی کو خوش آئند قرار دیا۔ انہوں نے بتایا کہ بھارت نے اومان اور ایران سے قدرتی گیس حاصل کرنے میں پیش رفت کی ہے۔ اس کے علاوہ برما' انڈونیشیا اور قطر سے بھی گیس کی درآمد متوقع ہے۔

○ پاکستان میں امریکہ کے نئے سفیر تھامس ڈبلیو سائمنز نے کہا ہے کہ براؤن ترمیم نے ناانصافی ختم کی اور پاکستان امریکہ کے درمیان تعلقات کی نئی بنیاد فراہم کی ہے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ ایٹمی اسلحہ اور میزائیلوں پر امریکہ کی تشویش برقرار ہے۔ پاکستان کو اپنا مستقبل خود سنوارنا ہوگا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ امریکہ اور مسلم امہ فطری شریک کار ہیں۔ تاہم انہوں نے کہا کہ براؤن قانون سے پریسلر ترمیم ختم نہیں ہوئی۔

○ انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ (آئی ایم ایف) کی ٹیم پاکستان حکومت کی کارکردگی اور اپنے ساتھ کئے گئے وعدوں کا جائزہ لینے کے لئے پاکستان پہنچ گئی ہے۔ آئی ایم ایف نے پاکستان کو مزید امداد جاری رکھنے کے لئے بجٹ کا خسارہ 46 فیصد تک لانے کی شرط عائد کی ہوئی ہے۔ جبکہ حکومت یہ خسارہ صرف 9 فیصد کم کرسکی ہے۔ اگر پاکستان آئی ایم ایف کا اعتماد حاصل کرنے میں کامیاب رہا تو اسے 600 ملین ڈالر قرضے کی دوسری قسط 200 ملین ڈالر مل سکے گی۔ خدشہ ہے کہ پاکستان کو بجلی گیس اور پٹرول کی قیمت مزید بڑھانی پڑے گی۔

○ وزیر اعظم نے پٹرول سمیت کئی اشیاء کی قیمتیں بڑھانے کی منظوری دے دی ہے۔ آئی ایم ایف کی شرائط کے مطابق سخت اقدامات کئے جائیں گے۔

○ سینٹ میں حکومت اور اپوزیشن نے اعلان کیا ہے کہ بھارت کسی غلط فہمی میں نہ رہے۔ قوم متحد ہے۔ دشمن کو ہمارے اندرونی سیاسی اختلافات سے فائدہ اٹھانے کا موقع نہیں دیا جائے گا۔ دفاع' قومی سلامتی اور کشمیر کے معاملے پر پوری قوم ایک ہے۔ اراکین سینٹ نے اس پر اتفاق کیا کہ 5 فروری کو کشمیریوں کے ساتھ یکجہتی کے اظہار کا دن منایا جائے گا سینٹ میں ایم کیو ایم کے لیڈر شیخ آفتاب نے کہا کہ جب بھی پاکستان اور کشمیر کی بات ہوگی ہم ایک ہوں گے۔

○ ٹی وی پر اپوزیشن کی کوریج کے سوال پر وزیر اطلاعات مسٹر خالد احمد خان کھرل نے کہا کہ ہم مسلم لیگ کی ہی پالیسی پر چل رہے ہیں۔ 1992ء میں مسٹر نواز شریف کی وزارت عظمیٰ کے دور میں بے نظیر بھٹو کو ٹیلی ویژن پر ایک منٹ اور 35 سیکنڈ دکھایا گیا۔ جبکہ ہم نے اپنے دور میں نواز شریف کو 3 منٹ 33 سیکنڈ کوریج دی۔ اس پر امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے ایک آیت سنائی جس میں بری روایات کو ترک کرنے کے بارے میں کہا گیا ہے۔ چیئرمین سینٹ نے کہا کہ پاکستان ٹیلی ویژن کو متوازن پالیسی پر عمل درآمد کرنا چاہئے لاہور ہائی کورٹ نے اس بارے میں 1977 میں ہدایت دی تھی لیکن اس پر عمل نہیں ہورہا۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم کسی بھی بیرونی جارحیت کا منہ توڑ جواب دیں گے۔ مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی پامالی پر پاکستان خاموش نہیں رہ سکتا۔ کشمیر میں نام نہاد انتخابات کی بجائے رائے شماری کرائی جائے۔ امریکہ اور یورپی ممالک کشمیر کو متنازعہ علاقہ تسلیم کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں قائد حزب اختلاف کو پھر مذاکرات کی دعوت دیتی ہوں۔ اپوزیشن ہماری رہنمائی کرے۔ اس سے ہر محاذ پر خوشگوار تعلقات رکھنا چاہتے ہیں۔ محاذ آرائی کی سیاست چھوڑ دی جائے۔ وزیر اعظم نے یہ باتیں پیپلز پارٹی ساہیوال کے ایک وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کہیں۔

○ بنگلہ دیش میں ڈھاکہ اور کھلنا میں ہڑتال سے کاروبار زندگی بری طرح متاثر رہا۔ تاہم چیف الیکشن کمشنر نے کہا ہے رمضان میں 15- فروری کو ہونے والے انتخابات ملتوی نہیں ہوں گے۔

○ پنجاب کی کابینہ کے ایک اہم اجلاس کی صدارت بے نظیر بھٹو کریں گی یہ اجلاس یکم فروری کو ہوگا۔

○ امریکہ کے نئے سفیر نے پاک آرمی کے سربراہ جنرل جہانگیر کرامت سے ملاقات کی۔

○ پاکستان میں امریکہ کے سابق سفیر مسٹر رابرٹ اوکلے نے کہا ہے کہ پاکستان کراچی کا مسئلہ حل کرنے میں کسی غلطی سے بچے۔ پاکستان کی اقتصادی صورت حال تسلی بخش نہیں ہے۔ خارجی و داخلی مشکلات بہت زیادہ ہیں۔ طویل عرصے تک معاشی ابتری میں مبتلا رہنا انتہائی خطرناک ہو سکتا ہے۔ بھارت پاکستان کی جنگی تیاریوں سے خوفزدہ ہے۔ پاکستان چوکس رہے۔ امریکہ کو پاکستان کا مفاد ہمیشہ عزیز رہا ہے لیکن ہمارے لئے اپنی بین الاقوامی پالیسی کے اصولوں سے انحراف ممکن نہیں۔

○ وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر نے بتایا ہے کہ ریلوے کے کچھ مزید سیکشن نجی شعبے کے حوالے کردیئے جائیں گے۔

○ تحفظ ماحولیات کے ادارے کے چیئرمین مسٹر آصف علی زرداری نے بتایا ہے کہ دھوئیں سے بچنے کے لئے دو سٹروک گاڑیوں پر پابندی لگائے جانے کا امکان ہے۔ ابتدا میں یہ پابندی کراچی میں لگائی جائے گی۔ فیکٹریاں بھی شہروں سے باہر لیجائی جارہی ہیں۔

○ ایم کیو ایم کا ایک اور دہشت گردی خالد عرف کمانڈو پولیس مقابلے میں ہلاک ہو گیا۔ اس کا ساتھی پکڑا گیا۔ جس کی نشاندھی پر چھاپہ مار کر مزید افراد کو گرفتار کرلیا گیا۔ خالد کمانڈو چھ سپاہیوں کے قتل کے علاوہ 20 دیگر مقدمات میں مطلوب تھا۔

○ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ کراچی میں کوئی شخص جعلی پولیس مقابلوں میں نہیں مارا گیا۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد کھرل نے کہا ہے کہ ہم بھارتی حملوں کا جواب پرامن ذرائع سے دیں گے۔ جارحانہ حملوں کا جواب ضرور دیں گے لیکن بھارت کی طرح پرامن شہریوں کو نشانہ نہیں بنائیں گے۔

○ پاکستان کی کرکٹ ٹیم کو ورلڈ کپ جیتنے کی حوصلہ افزائی دلانے کی خاطر حکومت نے گیارہ کروڑ روپے کے ایک پیکیج کا اعلان کیا ہے۔ اس کے تحت اگر پاکستانی ٹیم ورلڈ کپ جیت گئی تو ہر کھلاڑی کو 50 لاکھ روپے ملیں گے اسلام آباد میں 500 گز کا پلاٹ بھی دیا جائے گا۔ ریزرو کھلاڑی۔ مینجر' اسسٹنٹ مینجر اور فزیو تھیراپسٹ بھی انعام میں شریک ہوں گے۔ تاہم اشتہاری مہم کی آمدنی کسی کی جیب میں نہیں جائے گی۔ ورلڈ کپ کمیٹی کے چیئرمین مسٹر آصف علی زرداری نے افطار ڈنر پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عمران خان ہمارے دوست ہیں۔ ورلڈ کپ کے دوران کنٹری کریں گے۔

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
½4 تا ½7 بجے شام

• کپڑے کی اعلیٰ اور سستی ورائٹی
• ریڈی میڈ کوٹ برقعہ میرینا سوٹنگ
صرف نام ہی کافی ہے۔
الفردوس کلاتھ ہاؤس
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: خالد منیر اختر

قسم سے جدید اور روایتی زیورات تیار کرائیں
انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ فون: 487

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہر نیا سال احمدیت کی تاریخ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے
ہماری دعا ہے کہ یہ سال بھی احمدیت کیلئے ترقی اور برکتوں کا سال ہو۔
الفردوس سوپ فیکٹری رجسٹرڈ فیصل آباد
آپکی خدمت میں پیش کرتے ہیں
لاثانی سوپ رجسٹرڈ ★ عرب سوپ رجسٹرڈ
پروپرائیٹر خالد منیر اختر بشارت وحید
کپڑے دھونے میں اپنی مثال آپ ۔ ہمیشہ اپنے دوکاندار سے اپنا صابن طلب کریں

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
○ ہمدردانہ مشورہ ○ کامیاب علاج
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
فون (04524) 212434